احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | اتوار۔ رجب ۔ ۱۴۱۳ھ ، ۲۷۔ فتح ۱۳۷۱ہش ، ۲۷۔ دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۹۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی محبّت کا خود امتحان کریں

انسان اپنی محبّت کا خود امتحان کرے۔ اگر اس کو اس سوختہ دل عاشق کی طرح چلتے پھرتے، بیٹھتے اٹھتے غرض ہر حالت میں بیداری کی ہو یا خواب کی، اپنے محبوب کا ہی چہرہ نظر آتا ہے اور کامل توجہ اسی کی طرف ہے تو سمجھ لے کہ واقعی مجھے خدا تعالیٰ سے ایک عشق ہے۔ اور ضرور ضرور خدا تعالیٰ کا پرکاش اور پریم میرے اندر موجود ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صہ ۲۱۲)

وقفِ جدید کے ۳۷ ویں سال کے آغاز کا اعلان

نیکیوں کے میدان میں جماعت کے سارے افراد قدم مِلا کر دوڑیں

اگر سو فیصد احمدی داعی الی اللہ بن جائیں تو مخالف ہماری گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا

وقفِ جدید میں امریکہ اوّل اور جرمنی دوم رہا۔ فی کس شرح میں جاپان حسبِ معمول اوّل رہا

پاکستان اس مقابلے میں شامل نہیں وہ ہر لحاظ سے اوّل ہے۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے مواصلاتی سیارے کے ذریعے لندن سے ۲۵ دسمبر کو براہِ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہونے والے خطبہ کا خلاصہ

لندن ۔ ۲۵ دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے وقفِ جدید کے ۳۷ ویں سال کا اعلان فرمایا اور احبابِ جماعت کو متوجہ فرمایا کہ اگر نیکیوں کے میدان میں سارے احمدی قدم ملا کر دوڑیں تو بہت جلد انقلاب آجائے گا۔ وقفِ جدید میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے ممالک کے ذکر میں فرمایا کہ اس بار امریکہ اوّل رہا جبکہ جرمنی دوسرے نمبر پر آیا ہے۔ فی کس چندہ دینے والوں میں حسبِ معمول جاپان سب سے آگے ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پاکستان اس مقابلے میں شامل نہیں کیونکہ وہ تو ہر لحاظ سے اوّل ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ حسبِ معمول دُنیا بھر کے ممالک میں مواصلاتی سیارے کے ذریعے براہِ راست دکھایا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گذشتہ سال انہی دنوں جمعے کے روز جب مجھے وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان کرنے کی توفیق ملی تو میں اس وقت قادیان میں تھا۔ آج بھی جمعہ کا دن قادیان میں جلسے کی طرح منایا جا رہا ہوگا۔ دنیا بھر سے مخلصین جمع ہوں گے۔ اگرچہ جلسہ کا آغاز تو کل سے ہے مگر میں اس موقع پر جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے، اپنی طرف سے اور تمام دنیا کی جماعت احمدیہ کی طرف سے ان سب احمدیوں کو جو قادیان میں حاضر ہیں محبت بھرا سلام اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت وقفِ جدید کے قیام پر ۳۶ سال گذر چکے ہیں۔ آج میں ۳۷ ویں سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ ۱۹۵۷ء کے آخر میں جب وقفِ جدید کی تحریک جاری ہوئی تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خود اپنے ہاتھ سے وقفِ جدید کی مجلس کے رکن کے طور پر پہلا نام میرا لکھا۔ اگرچہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو ہر لحاظ سے مجھ پر فوقیت حاصل تھی۔ پھر وہ رفیق حضرت بانی سلسلہ تھے اور وہ صدر مجلس وقف جدید بھی تھے۔ تاہم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے اس ارشاد کی برکت سے مجھے وقفِ جدید کے میدان میں غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی۔ پھر میری امامت کے دور میں وقف جدید کو عالمی تحریک بنانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے خوش نصیبی کے وہ دن ہمیں دکھلائے کہ جماعت احمدیہ کو اس تحریک کے عالمی بنائے جاتے پر غیر معمولی اخلاص سے لبیک کہنے کی توفیق ملی۔ یہ جماعت احمدیہ کی ایک امتیازی خوبی ہے۔ ورنہ دنیاوی نظاموں میں سو سالوں تک پورے استحکام سے طوعی نظاموں کا جاری رہنا بہت مشکل ہوتا ہے

وقف جدید کی حیرت انگیز ترقی

وقف جدید کے موضوع کی طرف لوٹتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آغاز میں وقف جدید کا ابتدائی وعدہ ۶۰، ۷۰ ہزار کے لگ بھگ تھا۔ ہم زور لگاتے رہے کام بڑھتے رہے۔ تحریک آگے چلتی رہی۔ میں نے جب امامت کا منصب سنبھالا تو اپنی جگہ مکرم اللہ بخش صاحب صادق کو ناظم مقرر کیا۔ ان کے دور میں میرے وقت سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے ترقی ہوئی۔ مجھے یہ بات بیان کرتے ہوئے خوشی ہے غم نہیں ہے۔ پچھلے دو سالوں کا موازنہ کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۱۹۹۱ء میں (عالمی سطح پر) وعدہ جات ایک لاکھ ۱۹ ہزار پاؤنڈ کے تھے۔ جبکہ ۱۹۹۲ء میں یہ مقدار بڑھ کر ۲ لاکھ ۵۷ ہزار ۲۵۹ پاؤنڈ تک پہنچ گئی۔ اس طرح سے اس میں ۸۳،۴۶ فیصد اضافہ ہوا۔ ترقی کی یہ حیرت انگیز رفتار

مسلسل صہ ۲ پر

اعلانِ ولادت

مکرم نوید احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۶۔ ستمبر ۱۹۹۲ء کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ نومولودہ وقفِ نَو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افشاں نوید نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری جمیل احمد صاحب نواب شاہ کی پوتی اور مکرم چوہدری مبارک احمد طاہر صاحب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے اور نیک و خادمِ دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم شیخ امیر احمد صاحب مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۲ء کو وفات پاگئیں اگلے روز ۲۰ دسمبر کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں محترم منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید نے دعا کرائی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

توجّہ فرمائیں

وہ تمام احمدی طلباء جنہوں نے امسال انجنیئرنگ یونیورسٹی میں داخلے کیلئے درخواست دی ہے فوری طور پر درج ذیل افراد سے رابطہ کریں۔

۱۔ عبدالقدیر محمود — ۵۲۔ محمود غزنوی ہال
۲۔ عطاء الحئی باجوہ — ۱۵۵۔ زبیر ہال
۳۔ فرحت عمران — ۱۲۷۔ محمود غزنوی ہال

زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ انجنیئرنگ یونیورسٹی
مجلس سلطان پورہ لاہور

یہ شمارہ خطبہ نمبر کے خریداروں کے لئے بھی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل تعریف ہے۔ اب آپ وصولی کو دیکھیں تو وہ اس سے بھی زیادہ ہے 1991ء میں وصولی ۲ لاکھ ۲۰ ہزار ۶۹۵ پاؤنڈ تھی جبکہ 1992ء میں یہ مقدار بڑھ کر ۳ لاکھ ۴۳ ہزار ۱۸۸ پاؤنڈ ہو گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے اب اس تحریک کے بہت ہی عظیم الشان نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ بیرونی ممالک میں اس تحریک کے کام کی زیادہ ضرورت نہیں تھی بلکہ اس کے لئے چندہ فراہم کرنے کی ضرورت تھی۔ لیکن افریقہ کے لئے یہ استثناء رکھا گیا کہ اس کا وقف جدید کا چندہ وہیں خرچ کیا جائے گا۔ اس غریب خطۂ ارض کو امیر ملکوں نے بہت لوٹا ہے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ بہت سے ممالک خطرناک انیمیا کا شکار ہیں۔ چنانچہ اس صورت حال میں جماعت احمدیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کبھی بھی افریقہ کا روپیہ باہر نہیں جائے گا بلکہ باہر سے لا کر افریقہ پر خرچ کیا جائے گا۔

نمایاں قدم بڑھانے والے

وقف جدید کے میدان میں نمایاں طور پر قدم آگے بڑھانے والے ممالک کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں امریکہ قابل ذکر ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم پاکستان کو اس مقابلے میں شامل نہیں کرتے وہ ہر لحاظ سے بہرحال نمبر ایک ہے فی الحقیقت تو باہر کے ممالک میں بھی جو قربانی کرنے والے ہیں ان کی بھاری اکثریت وہ ہے جو پہلے پاکستانی تھی۔ اس لحاظ سے تو ان کا بھی آپس میں مقابلہ ہے

وقف جدید کے میدان میں نمایاں خدمات کرنے والے ممالک کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جرمنی کے بعد کینیڈا چوتھے نمبر پر ہے۔ برطانیہ کے مقابلے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ ثابت قدم ہے۔ جہاں تھا وہیں ہے نیچے نہیں گرا۔ ہندوستان کے بارے میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ یہاں کمی آئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وصولی پر زیادہ زور آخری دنوں میں دیا جاتا ہے اور آخری دنوں میں ہندوستان کے حالات بگڑ گئے تھے۔ وہاں جو نقصانات ہوئے ہیں ان میں جماعت احمدیہ کے بھی نقصانات ہیں مگر خدا کے فضل سے بہت کم ہیں۔

وقف جدید کے بارے میں ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ جاپان کا نمبر ۷ ہے۔ ناروے کا ۸، ماریشس کا ۹ اور سوئٹزرلینڈ کا ۱۰ ہے۔

وعدوں کے مقابل پر چندوں میں غیر معمولی اضافہ

وعدوں کے مقابل پر غیر معمولی زائد وصولی کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں بھی امریکہ سب سے اوّل ہے۔ امریکہ کا وعدہ ۲۹ ہزار ۸۲۹ پاؤنڈ تھا جبکہ وصولی ۵۵ ہزار ۸۰۱ پاؤنڈ ہے یعنی وعدے سے ۸۷٫۲۶ فیصد زائد وصولی یہ بہت بڑی بات ہے

کینیڈا کا وعدہ ۱۵ ہزار اور وصولی ۲۴ ہزار ۲۳۸ یعنی ۶۴ فیصد اضافہ۔ جرمنی کا وعدہ ۳۲ ہزار ۶۵۳ پاؤنڈ اور اس طرح وعدہ سے زائد وصولی کی شرح ۶۰٫۶۵ فیصد ہے۔

چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ

وقف جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد میں غیر معمولی اضافے کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس فہرست میں فیصد برتری کے اعتبار سے چھوٹے ممالک کا ذکر پہلے آئے گا اس میں سب سے اوپر سوئٹزرلینڈ ہے جس کے چندہ دہندگان گذشتہ سال ۲۶ تھے اس سال ۸۳ ہو گئے۔ یہ اضافہ ۲۱۹ % ہے۔ دوسرے نمبر پر بیلجیئم ہے جہاں گذشتہ سال چندہ دہندگان ۱۷ تھے اس سال ۵۴ ہو گئے اضافہ ۲۱۷ فیصد۔ اس کے بعد گیانا ہے پچھلے سال ۱۳ اور اس سال ۲۸ ہو گئے گیانا کی جماعت کی تعداد کے لحاظ سے ۱۳ اور ۲۸ دونوں اعداد قابل شرم ہیں۔ گوئٹے مالا کی تعداد پچھلے سال ۷ تھی اس سال ۱۳ ہو گئی ہے۔ یہ اضافہ یقیناً قابل داد ہے کیونکہ گیانا کے مقابلے پر گوئٹے مالا کی جماعت کی تعداد بے حد معمولی ہے۔

امریکہ کے چندہ دہندگان کی تعداد گذشتہ سال ایک ہزار ۶۲۳ تھی اس سال بڑھ کر ۲ ہزار ۵۴۸ ہو گئی۔ یقیناً اس کے لئے بڑی مسلسل محنت کی گئی ہو گی۔ یہ اضافہ قابل داد ہے۔ جرمنی کی تعداد پچھلے سال ۳ ہزار ۵۷۰ تھی۔ اس سال یہ بڑھ کر ۵ ہزار ۵۶۰ ہو گئی ہے۔ یعنی تقریباً ڈھائی ہزار چندہ دہندگان نئے شامل کئے گئے ہیں۔ یہ کام یقیناً سخت اور مسلسل محنت سے ہی ممکن ہے۔ کینیڈا کے بارے میں فرمایا انہوں نے بھی تعداد بڑھانے میں غیر معمولی محنت کی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن کو اعلیٰ کارکردگی کی توفیق ملتی ہے۔ ان کے بیان کا مقصد محض جذبہ مسابقت پیدا کرنا ہی نہیں ہوتا بلکہ اصل مقصد ان جماعتوں کے لئے دعا کی تحریک کرنا ہے اور جماعت احمدیہ کی ہر بات کی تان تو بہرحال دعا پر آ کر ٹوٹتی ہے اس لئے احباب جماعت جہاں ان جماعتوں کے لئے دعا کریں وہاں کمزوروں کے لئے بھی دعا کریں کہ صرف دو چار گھوڑے نہ ہوں جو آگے آگے دوڑ رہے ہوں بلکہ چالیس پچاس گھوڑے ہوں جو ساتھ ساتھ گردنیں ملائے دوڑتے جا رہے ہوں۔ یہ نیکیوں کے میدان میں آگے بڑھنے والے گھوڑے ہیں۔ اگر نیکیوں کے میدان میں ساری جماعت کے افراد قدم سے قدم ملا کر دوڑنے لگیں تو بہت جلد انقلاب رونما ہو جائے۔ دعوت الی اللہ کے میدان میں میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کا صرف سوواں حصہ سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ باقی ۹۹ فیصد لوگ اگر اپنی کمزوریوں کو دور کر کے اس میدان میں آگے آجائیں تو ابھی بھی جو ہمارا تعاقب کرتے ہیں وہ ہماری گرد کو نہیں پہنچ سکتے۔ پھر تو ان کو گرد نظر بھی نہیں آئے گی۔ بجلی کے جھماکے کی طرح ہم ان کی نظروں سے گذر جائیں گے۔

فی کس چندہ میں غیر معمولی قربانی

فی کس چندہ میں غیر معمولی قربانی کرنے والی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جاپان اس میدان میں نمبر ایک ہے۔ جہاں فی کس چندہ کی شرح ۳۶۲٫۲ پاؤنڈ ہے۔

افریقی ممالک میں اخلاص کی کمی نہیں

افریقی ممالک کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے نے فرمایا ان ممالک میں غربت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ان کے اعداد و شمار کو تخفیف کی نظر سے نہ دیکھیں بلکہ رحم اور دعا کی نظر سے دیکھیں۔ ان ممالک میں اخلاص کی کوئی کمی نہیں۔ دوسری وجہ حضور نے یہ بیان فرمائی کہ ان ممالک میں وقف جدید کے سیکرٹریان کا بھی قصور معلوم ہوتا ہے۔ وہاں پر وقف جدید کا کام جاری ہو چکا ہے۔ دیہاتی معلمین بہت اچھا کام کر رہے ہیں اور اکثر مرکزی مربیان بھی ان کے محتاج رہتے ہیں۔ ان کا تقریر کا فن غیر معمولی ہے۔ ہر بات کو ایسی عمدگی سے پیش کرتے ہیں کہ طبائع میں تموّج پیدا ہوتا ہے۔ جب میں افریقہ کے دورے پر گیا تو بڑے بڑے عالم ایسا اچھا ترجمہ نہیں کر سکتے تھے جو یہ دیہاتی معلمین کر لیتے تھے۔

افریقی ممالک کے چندہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ماریشس اول نمبر پر ہے۔ یہاں کا معیار زندگی بھی باقی افریقہ سے اونچا ہے۔ نائیجیریا دوسرے نمبر پر ہے۔

پاکستانی جماعتوں کی کارکردگی

پاکستان کی جماعتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے جو ترتیب بیان فرمائی اس کے مطابق کراچی اول ربوہ دوم اور لاہور سوم ہیں۔ اس کے بعد فیصل آباد سیالکوٹ، راولپنڈی، گجرات، سرگودھا اور گوجرانوالہ ہیں۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے وقف جدید کی مساعی میں امریکہ اور کینیڈا کی رپورٹ سنائی۔ اور فرمایا دنیا بھر میں مختلف جماعتوں کے سو فیصد افراد کو جس بڑی تعداد میں کینیڈا نے شامل کیا ہے اس کا کوئی ثانی نہیں حضور نے کینیڈا کی ان کئی جماعتوں کے نام بیان فرمائے جنہوں نے سَو فیصد افراد کو وقف جدید کی قربانی میں شامل کیا ہے اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے مکرم مبارک احمد صاحب نذیر ابن حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مربی سلسلہ کی مساعی کا قابل تعریف انداز میں ذکر فرمایا جو منفی تیس درجے سنٹی گریڈ کی ٹھنڈ میں جماعتوں کے دورے کرتے رہے اور وقف جدید کے سلسلے میں غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

تلقینِ عمل

دیگر امور کے علاوہ خطبہ فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء میں فرمایا ۔

قومی دیانت کو لے لو یا تو یہ حال ہے کہ کم سے کم آٹھ کروڑ مسلمان ہندوستان میں موجود ہیں اور چند سو انگریز اس ملک پر قبضہ کر لیتے ہیں اور یا یہ حال نظر آتا ہے کہ بدر کے میدان میں عرب کا ایک ہزار نہایت تجربہ کار سپاہی مکہ کی طرف سے لڑنے آتا ہے ۔ ان کے مقابلہ میں صرف ۳۱۳ آدمی ہیں ۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں جنہوں نے کبھی تلوار چلائی ہی نہیں اور دو نوان میں پندرہ پندرہ سال کے لڑکے ہیں اور سپاہی کہلانے کے مستحق صرف ۲۰۰ کے قریب آدمی ہیں اور یہ بھی کوئی بڑے پائے کے سپاہی نہ تھے ۔ سوائے چند کے مثلاً حضرت حمزہؓ ۔ حضرت علیؓ ۔ حضرت ابوبکرؓ ۔ حضرت عمرؓ ۔ حضرت طلحہؓ ۔ اور حضرت زبیرؓ ۔ یہ ایسے خاندانوں میں سے تھے جن میں بچپن سے ہی فنونِ جنگ سکھائے جاتے تھے ۔ اور یہی چند آدمی تھے جو خاص طور پر ماہر فن سمجھے جاتے تھے باقی سب معمولی سپاہی تھے ۔ مگر مکہ کی طرف سے آنے والے لشکر میں ایک ایک آدمی ایسا تھا جو ہزار ہزار پر بھاری سمجھا جاتا تھا ۔ اور وہ تمام کے تمام فنونِ جنگ میں نہایت ماہر تھے ۔ جب مسلمانوں اور کفار کا لشکر آمنے سامنے ہوا تو اس وقت کسی نے سوال پیدا کر دیا کہ اس لڑائی کا فائدہ کیا ہے ۔ وہ تھوڑے سے آدمی ہیں اور ہیں بھی قریباً سب مکہ کے ۔ انصاری اس جنگ میں بہت ہی کم ہیں ۔ پس یہ سب ہمارے بھائی بند ہیں ۔ اگر ہم مارے گئے تب بھی اور اگر یہ مارے گئے تب بھی دونوں صورتوں میں مکہ میں ماتم ہو جائے گا ۔ اس کی بات کو تو لوگوں نے نہ سنا ۔ مگر انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو یہ پتہ لگانے کے لئے بھیجا کہ مسلمان کتنے ہیں اور ان کے ساز و سامان کا کیا حال ہے ۔ معلوم ہوتا ہے وہ آدمی نہایت ہی ہوشیار تھا ۔ جب وہ آیا تو اس نے پہلے تو وہ جگہ دیکھی جہاں مسلمانوں کا کھانا تیار ہو رہا تھا ۔ پھر اس نے سواریوں کا اندازہ لگایا اور واپس جا کر کہا کہ میرا اندازہ یہ ہے کہ مسلمان ۳۰۰ ، ۳۲۵ کے قریب ہیں ۔ یہ کیسا صحیح اندازہ تھا جو اس نے لگایا ۔ مسلمان واقعہ میں ۳۱۳ ہی تھے ۔ مگر اس نے کہا ۔ اے میرے بھائیو ۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ تم لڑائی کا خیال چھوڑ دو ۔ ابوجہل یہ سن کر جوش میں آگیا اور اس نے کہا کیوں ڈر گئے ۔ وہ کہنے لگا میں ڈر گیا ہوں یا نہیں اس کا پتہ تو میدانِ جنگ میں لگ جائے گا مگر میں یہ مشورہ تمہیں اس لئے دے رہا ہوں کہ میں نے اونٹوں اور گھوڑوں پر آدمی چڑھے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ میں نے موتیں دیکھی ہیں ۔ جو ان اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار تھیں ۔ ان میں سے ہر شخص اس نیت اور اس ارادے کے ساتھ آیا ہوا ہے کہ میں مٹ جاؤں گا مگر ناکام و نامراد واپس نہیں جاؤں گا ۔ ان میں سے ہر شخص کا چہرہ بتا رہا ہے کہ وہ سب کے سب یا تو خود فنا ہو جائیں گے یا تم کو فنا کر دیں گے ۔ پس یہ مت خیال کرو یہ لڑائی ویسی ہی ہوگی جیسی عام لڑائیاں ہوتی ہیں بلکہ یہ ایک نہایت ہی اہم اور فیصلہ کن جنگ ہوگی ۔ اور یا تو وہ تمہیں فنا کر دیں گے اور اگر وہ تمہیں فنا نہ کر سکے تو وہ خود سب کے سب ڈھیر ہو جائیں گے ۔ مگر میدانِ جنگ سے اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹائیں گے اور ایسی قوم کو دبانا ہی مشکل ہوتا ہے ۔ جس کا ہر فرد مرنے کے لئے تیار ہو ۔ یہ کیسا شاندار فقرہ ہے جو اس کی زبان سے نکلا ۔ کہ مسلمانوں میں سے ہر شخص اپنے گھر سے اسی نیت اور اسی ارادے کے ساتھ نکلا ہے کہ میں فتح یا موت میں سے ایک چیز حاصل کئے بغیر واپس نہیں لوٹوں گا ۔ کیا مختصر سے فقرہ میں اس نے ان تمام قلبی جذبات کا اظہار کر دیا ہے جو مسلمانوں کے قلوب میں موجزن ہو رہے تھے ۔ یہ فقرہ ان تاریخی فقرات میں سے ہے جو ہمیشہ یاد رکھے جانے کے قابل ہوں ۔ کہ اے میرے بھائیو میں نے آدمی نہیں دیکھے بلکہ موتیں دیکھی ہیں جو اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار تھیں ۔ پھر دیکھ لو وہی ہوا ۔ جو اس نے کہا تھا ۔ وہ واقعہ میں موتیں بن کر ظاہر ہوئے یا تو وہ مر گئے یا انہوں نے کفار کو مار دیا جن کے لئے موت مقدر تھی وہ تو مر گئے اور جن کے لئے موت مقدر نہیں تھی انہوں نے مکہ والوں کا ایسا تہس نہس کیا کہ مکہ کے ہر گلی کوچہ میں ماتم بپا ہو گیا ۔ ۱۰۰۰ آدمی کا ایک ایسے شہر میں سے نکل کر لڑائی کے لئے تیار ہو جانا جس میں دس پندرہ ہزار آدمی رہتے ہوں معمولی بات نہیں ۔ ہر بارہ آدمی کے پیچھے ایک آدمی کا مارا جانا یا زخمی ہونا کوئی کم صدمے والی بات نہیں ہوتی لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ جو آدمی مارے گئے وہ چوٹی کے آدمی تھے تو ہم اور بھی زیادہ آسانی کے ساتھ اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مکہ والوں کی کیا حالت ہوئی ہوگی ۔ ان مارے جانے والے لیڈروں میں سے ایک ایک آدمی ایسا تھا جس پر ہزاروں کا گزارہ تھا ۔ ابوجہل عتبہ اور شیبہ یہ سب مکہ کے لیڈر تھے ۔ بیسیوں ان کے نوکر تھے ۔ بیسیوں ان کے غلام تھے ۔ بیسیوں ان کی تجارت پر کام کرتے تھے ۔ اور بیسیوں کی حفاظت کے یہ ذمہ دار تھے ۔ پس ان میں سے ایک ایک آدمی تہائی اور چوتھائی شہر کا ذمہ دار تھا ۔ اور اس ایک آدمی کا مرنا صرف اس کے رشتہ داروں کے لئے ہی نہیں بلکہ ہزاروں اور لوگوں کے لئے بھی ماتم کا موجب تھا ۔ اس جنگ میں شکست کھانے کے بعد مکہ والوں کی ایسی دردناک کیفیت ہو گئی کہ انہوں نے سمجھا اگر آج ماتم کیا گیا تو مکہ کی تمام عزت خاک میں مل جائے گی ۔ پس عرب کے ان لیڈروں نے جو زندہ تھے ۔ آپس میں مشورہ کر کے فیصلہ کر لیا کہ کوئی شخص بدر کے مقتولین کا ماتم نہ کرے اور اگر کوئی شخص ماتم کرے تو اسے قوم سے نکال دیا جائے ۔ اس کا بائیکاٹ کیا جائے ۔ اور اس پر جرمانہ کیا جائے ۔ عرب ایک قبائلی قوم ہے اور جو قبائلی قومیں ہیں ان میں قومی روح انتہا درجہ کی شدید ہوتی ہے ۔ پس اس حکم کی خلاف ورزی ان کے لئے ناممکن تھی ۔ مائیں اپنے کلیجوں پر سِل رکھ کر ، باپ اپنے دلوں کو مسوس کر اور بچے اپنی زبانوں کو دانتوں تلے دبا کر بیٹھ گئے اور ان کے لبوں سے آہ بھی نہیں نکلتی تھی ۔ کیونکہ ان کی قوم کا یہ فیصلہ تھا کہ آج رونا نہیں ۔ تا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھی خوش نہ ہوں ۔ اور وہ یہ نہ کہیں کہ دیکھو ہم نے مکہ والوں کو کیسی شکست دی ۔ مگر دل تو جل رہے تھے ۔ سینوں میں سے تو شعلے نکل رہے تھے ۔ جگر تو ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے تھے وہ دروازے بند کر کے تاریک گوشوں میں بیٹھتے اور دبی ہوئی آواز کے ساتھ روتے تا کسی کو یہ پتہ نہ لگے کہ وہ رو رہا ہے مگر یہ رونا ان کی تسلی کا موجب نہیں تھا کیونکہ انسان غم کے وقت دوسرے سے تسلی چاہتا ہے ۔ بیوی چاہتی ہے کہ خاوند مجھ سے دکھ درد کرے ۔ خاوند چاہتا ہے کہ بیوی مجھ سے دکھ درد کرے ۔ باپ چاہتا ہے کہ بیٹا میرے غم میں حصہ لے ۔ اور بیٹا چاہتا ہے کہ باپ میرے غم میں حصہ لے ۔ اسی طرح ہمسایہ چاہتا ہے کہ ہمسائے والے میرا غم بٹائیں اور اگر کوئی ایسا ماتم ہو جائے جس کا اثر سینکڑوں اور ہزاروں لوگوں پر ہو تو اس وقت سب لوگ چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کریں ۔ اور اس طرح اپنے دکھ درد کو کم کریں پس تنہائی کے گوشوں میں بیٹھ کر رونا ان کی تسلی کا موجب نہیں تھا ۔ مہینہ گزر گیا اور برابر یہ حکم نافذ رہا ۔ اس عرصہ میں وہ آگ جو انہوں نے اپنے سینوں میں دبا رکھی تھی سلگتی رہی ۔ آخر مہینہ کے بعد ایک دن ایک مسافر وہاں سے گزرا اس کی ایک اونٹنی تھی جو راہ میں ہی مر گئی ۔ یہ اس اونٹنی کے غم میں چیخیں مار کر روتا جا رہا تھا ۔ اور کہتا جا رہا تھا ہائے میری اونٹنی مر گئی ۔ ہائے میری اونٹنی مر گئی ۔ تب مکہ کا ایک بوڑھا شخص جو اپنے مکان کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھا ہوا تھا اس نے اپنے مکان کے دروازے کھول دئیے اور بازار میں آکر زور زور سے اس نے پیٹنا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ اس شخص کو اپنی اونٹنی پر تو رونے کی اجازت ہے مگر میرے تین جوان بیٹے مارے گئے اور مجھے رونے کی اجازت نہیں دی جاتی ۔ یہ ایک نعرہ تھا جو اس نے لگایا جس نے مکہ میں ایک شعلہ کا کام دیا اس کے بعد نہ کسی کو قانون کا خیال رہا نہ قوم اور برادری سے اخراج کی دھمکی کا خیال رہا ۔ معاً مکہ کے گھروں کے تمام دروازے کھل گئے اور چوکوں اور بازاروں میں عورتیں اور بچے پیٹنے لگ گئے ۔ یہ وہ موتیں تھیں جو ۳۱۳ جاندار صحابہؓ کی شکلوں میں ظاہر ہوئیں ۔ جب ایک ملک الموت ساری دنیا کی جان نکال لیتا تھا تو اگر انسان بھی ملک الموت کا نمائندہ بن جائے اور کہے کہ میں مر جاؤں گا مگر اپنے کام سے نہیں ہٹوں گا تو اسے کون مار سکتا ہے ۔

جو چیز معافی دلاتی ہے وہ زبانی توبہ نہیں ۔ بلکہ وہ گہری توبہ ہے جو دل کو چیر دینے والی ہو اور اسے خون کر دینے والی ہوتی ہے ۔ وہ توبہ ہو تو انسان مکافاتِ عمل سے بچ سکتا ہے ۔ ورنہ ۹۹ فیصد لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں جو گناہوں کے بعد توبہ کرتے ہیں مگر ان کی توبہ حقیقی توبہ نہیں ہوتی ۔ ان کا استغفار حقیقی استغفار نہیں ہوتا ۔ وہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کا گناہ معاف ہو چکا مگر باریک در باریک راہوں سے انہیں اپنے اعمال کا بدلہ اسی دنیا میں مل جاتا ہے ۔ (حضرت امام جماعت الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات

بابری مسجد کی تعمیرِ نو

نئی دہلی سے خبر ملی ہے کہ سید شہاب الدین جو پارلیمنٹ کے ممبر ہیں یعنی وہاں کے ایوانِ زیریں لوک سبھا کے ممبر ہیں اور مسلمانوں کے ایک بہت بڑے لیڈر ہیں نے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ۲۳ دسمبر کے دن روزہ رکھیں تاکہ وہ بابری مسجد کے انہدام پر احتجاج کا اظہار کر سکیں۔ ۲۳ دسمبر ۱۹۴۹ء کو سخت دل ہندوؤں نے پولیس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ہندو دیوتا راما اور ان کی اہلیہ سیتا کے بت بابری مسجد میں رکھے تھے۔ دراصل بابری مسجد کا اصل اور بنیادی جھگڑا اسی وقت سے شروع ہوتا ہے۔ جب سے یہ بت وہاں رکھے گئے ہیں مسلمانوں نے بابری مسجد میں عبادت کرنا ترک کر دیا تھا۔ ہندو کہتے ہیں کہ جہاں مسجد ۱۵۲۸ء میں مغل حملہ آوروں نے بنائی تھی وہاں پہلے ایک مندر تھا۔ جسے لارڈ رام کے نام پر معنون کیا گیا تھا۔ رام وشنو کے اوتار سمجھے جاتے ہیں اور وشنو خالقِ کل کا نام رکھا جاتا ہے۔ تقریباً ۳ لاکھ ہندو وہاں پر اکٹھے ہوئے اور انہوں نے ۶ دسمبر کو اس مسجد کو ایک ملبہ کی صورت بنا دیا۔ مختلف اوزاروں سے اسے توڑا گیا۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ توڑ پھوڑ میں خاصا وقت لگا۔ ایک اور رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمان اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ حکومت وہاں سے بتوں کو ہٹائے۔ یعنی جو بت ہندوؤں نے پہلے سے وہاں رکھ دئے ہوئے تھے۔ ان کو اب جلد از جلد وہاں سے ہٹایا جائے۔ تاکہ اس جگہ کی تقدیس کو بحال کیا جائے۔ مسلمانوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ اسے دوبارہ تعمیر کر کے ان کے حوالہ کیا جائے۔ مسلمانوں کے ایک لیڈر ابراہیم سلیمان نے کہا ہے کہ اگر یہ بت وہاں موجود رہیں اور مسجد بنا بھی دی جائے تو مسجد کا تقدس قائم نہیں ہوتا۔ ایک اور مسلم لیڈر نے جن کا تعلق مسجد ایکشن کمیٹی سے ہے اور جن کا نام جاوید حبیب ہے نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ مسجد ۲۶ جنوری سے پہلے پہلے تعمیر ہو جانی چاہئیے ۲۶ جنوری ہندوستان کا ریپبلک ڈے ہے۔ بابری مسجد کوآرڈی نیشن کمیٹی کے چیئرمین سید شہاب الدین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مسجد کی تعمیر فوری ہونی چاہئیے اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ اس پر کوئی سودے بازی نہیں ہوگی۔ سید شہاب الدین نے جو پارلیمنٹ کے ممبر ہیں اور بھارتیہ جنتا دل کے رکن ہیں نے وزیرِ دفاع کو لکھے گئے ایک خط میں کہا ہے کہ اگر مسجد کی جگہ تبدیل کر کے مسجد تعمیر کی گئی تو اسے ہندوستانی مسلمان کبھی قبول نہیں کریں گے۔

زائرے میں مظاہرے

زائرے میں صدر موبوتو سیسے سیکو کو حکومت کرتے خاصا لمبا عرصہ گذر چکا ہے۔ اب ان کے خلاف بغاوت کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں زائرے کے دارالحکومت کنشاسا میں لوگوں نے ٹائر جلا کر اور کوڑا کرکٹ پھینک کر سڑکوں کو آمد و رفت کے لئے بند کر دیا۔ یہ مظاہرہ اپنی شدت میں پہلے سب مظاہروں سے زیادہ ہے۔ اگرچہ فوج سڑکیں صاف کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور اس سلسلے میں ہوائی فائرنگ کی بھی ضرورت پیش آئی ہے لیکن لوگوں نے جیسے تہیہ کر رکھا ہو کہ اس دفعہ کچھ کر گذریں گے اس احتجاج کی بنیاد زائرے کی زبردست کرسچین کمیٹی نے ڈالی تھی اس کمیٹی نے اعلان کیا تھا کہ موبوتو کی ۲۷ سالہ حکومت کو مظاہروں کے ذریعے ختم کر دیا جانا چاہئیے۔ یہ کمیٹی ملک میں خاصا اثر رکھتی ہے۔ اگرچہ اس کمیٹی کے بیان کو بعد میں منسوخ بھی کر دیا گیا تھا۔ لیکن لوگوں نے اس کمیٹی کے بیان کی منسوخی کو قابلِ اعتناء نہیں سمجھا اور اپنے مظاہرے جاری رکھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان مظاہروں کے لئے انہیں کسی طرف سے کسی اپیل کی ضرورت نہیں۔ فوج اپنی پوری طاقت لے کر سڑکوں پر آچکی ہے اور چند ایک لوگوں کو حراست میں بھی لے لیا گیا ہے۔ جہاں تک موبوتو کی صدارت کا تعلق ہے لوگوں کا خیال ہے کہ اب یہ ایک آمر کی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور لوگ صدر کو تو برداشت کر سکتے ہیں لیکن آمر کو نہیں۔

پی سی او کراچی

بتایا گیا ہے کہ کراچی میں پی۔ سی۔ او (پبلک کال آفس) کا دھندا غلط راہوں پر چل پڑا ہے غلط اور جعلی ناموں پر پی۔ سی۔ او کا دفتر بڑے بڑے لوگوں کی سفارش سے منظور کروایا لیا جاتا ہے اور پھر اس کے بل کی ادائیگی نہیں کی جاتی۔ ٹیلی کمیونی کیشن کارپوریشن نے چھاپے مار کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت ۳۰۰ پبلک کال آفس فوری طور پر بند کر دئے جائیں۔ ذرائع نے یہ بھی بتایا ہے کہ جبکہ تین منٹ کی ٹرنک کال سو روپے سے کم میں نہیں کی جاتی اور بیرونی کالیں پانچ سو روپے سے لے کر ایک ہزار روپے تک میں ہوتی ہیں اور ان کا دورانیہ صرف ایک منٹ ہوتا ہے دیکھا گیا ہے کہ لوگ صرف پچاس روپے دے کر پندرہ پندرہ منٹ کی کالیں کرتے ہیں گویا اس طرح ٹیلی کمیونی کیشن کو تو رقم بہت کم ملتی ہے لیکن جن جعلی ناموں پر پی۔ سی۔ او منظور کروائے جاتے ہیں وہ ساری رقم ہضم کر جاتے ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ زائد رقم ہضم کر جاتے ہیں بلکہ وہ کنکشن کے بل بھی ادا نہیں کرتے۔ اس وقت تک ۵۰ لاکھ سے ۶۰ لاکھ روپے تک ان لوگوں کی طرف واجب الادا ہیں۔ اور ان کنکشن حاصل کرنے والوں کو اگر کوئی سزا دی جاسکتی ہے تو وہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ ان کا کنکشن کاٹ دیا جائے۔

سکھوں کا مظاہرہ

چالیسویں برسی کے موقع پر سکھوں نے اقوامِ متحدہ کی عمارت کے سامنے ۱۰ تاریخ کو مظاہرہ کیا۔ انہوں نے غیر مہذب اور غیر انسانی سلوک کے خلاف احتجاج کیا اور بتایا کہ وہ خالصتان لینا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں ہندوستان ان سے ناروا سلوک کرتا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو ایک یادداشت پیش کی گئی جس میں ان سے کہا گیا کہ وہ ان کی مدد کریں تاکہ انہیں انصاف مل سکے وہ امن کے ساتھ زندگی گذار سکیں اور انہیں آزادی حاصل ہو۔ اس یادداشت میں ہندوستان سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ سکھ ہوم لینڈ یعنی خالصتان کو خالی کر دے۔ سکھوں نے نارنجی رنگ کی پگڑیاں پہنی ہوئی تھیں اور ہاتھوں میں پلے کارڈ اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر ہندوستان کی مذمت کی گئی تھی کہ وہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کرتا ہے۔ دو گھنٹے کے بعد اور یہ یادداشت پیش کر کے مظاہرین منتشر ہو گئے۔

گھناؤنا جرم

ایک سابق وفاقی وزیر حاجی محمد حنیف طیب نے گذشتہ روز سیالکوٹ پریس کلب میں صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بابری مسجد کو منہدم کرنا ایک انتہائی گھناؤنا جرم ہے اور انسانی حقوق کی اس سے زیادہ خلاف ورزی کا سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ آپ نے کہا کہ بابری مسجد کے متعلق کوئی کارروائی کرنا صرف پاکستان کی حکومت ہی کا فرض نہیں ہے بلکہ تمام عوام الناس کو حکومت کا ساتھ دینا چاہیئے تاکہ ایک مؤقف اختیار کر کے عالمی برادری کے ذریعے ہندوستان پر دباؤ ڈالا جا سکے۔ آپ نے حزب مخالف کے متعلق کہا کہ انہیں اس وقت الگ لائحہ عمل بنانے کی بجائے حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیئے۔ ہندوستان کے متعلق انہوں نے یہ بھی کہا مسجد کو منہدم کر دینے کے بعد جو واقعات رونما ہو رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ہندو کسی صورت میں بھی بھارت میں مسلمانوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ حاجی محمد حنیف طیب نے بابری مسجد کی شہادت اور جانوں کے اتلاف کی مذمت کی اور اسے ہندوستانی حکومت کی نااہلی کا ثبوت بتایا۔ انہوں نے کہا کہ نااہلی سے زیادہ یہ ان کی مجرمانہ غفلت کا نتیجہ ہے کہ ہندوؤں کے سخت دل دھڑے نے اس قسم کے گھناؤنے جرم کا ارتکاب کر لیا ہے۔

مصر میں دہشت گردی

مصر کی حکومت نے کہا ہے کہ یہ اس کا عزم ہے کہ وہ ملک بھر میں تشدد کی کارروائیاں روکنے کے لئے اسلامی انتہاء پسندوں کو کچل کر رکھ دے گی۔ یہ بات حسنی مبارک صدر مصر کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم نہایت بے دردی کے ساتھ ان لوگوں کا خاتمہ کر دیں گے جو ملک میں مذہب کے نام پر دہشت گردی پھیلاتے ہیں۔ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہزاروں فوجیوں کو متاثرہ علاقوں میں متعین کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں باقاعدہ اسلحہ سے لیس کیا گیا ہے تاکہ اگر کہیں دہشت پسند لوگ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیں تو ان کے ہاتھ میں بھی ایسی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب و ترجمہ: عبدالباسط شاہد

ہماری بصیرت و بینائی

عالمی شہرت کی حامل نابینا خاتون مس ہیلن کیلر کے تاثرات

ایسی نعمت جو انسان کو یہ سہولت میسر ہو اور جیسے وہ ہر وقت بغیر کسی دقت اور تکلیف کے استعمال کر سکتا ہو۔ وہ اس کی افادیت اور قدر و قیمت سے بالعموم غافل ہی رہتا ہے۔ میں کبھی کبھی اس بات کو سمجھانے کے لئے اپنے بینا دوستوں سے ایسے سوال کرتی رہتی ہوں جس سے اس امر کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں میں نے ایک ایسی خاتون سے جو ایک جنگل میں گھوم پھر کر واپس آئی تھیں پوچھا کہ انہوں نے وہاں کیا کیا دیکھا؟ وہ کہنے لگیں کوئی خاص قابلِ ذکر چیز نہیں تھی" میں تو حیران ہی رہ گئی۔ قدرت کی صناعی اور کاریگری کے کمال ـــ جنگل ـــ میں ایک گھنٹہ گزارا جائے اور وہاں کوئی قابل ذکر شئے نہ ہو!!! میں جو دیکھ نہیں سکتی اپنے ہاتھوں کے لمس سے دلچسپی کی سینکڑوں چیزیں پالیتی ہوں۔ پتے کی نازک بناوٹ۔ ملائم جلد۔ مختلف سائز اور شکلیں۔ یا کسی درخت کی کھردری اور سخت چھال۔ بہار کے موسم میں جب قدرت سردیوں کے آرام کے بعد ایک انگڑائی لے کر اپنے جوبن کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے۔ میں شاخوں کو نرم و نازک کونپلوں اور شگوفوں کے شوق میں ٹٹولتی ہوں بسا اوقات میں کسی چھوٹے سے درخت کا سہارا لے کر کسی پرندے کے چہچہانے کی پُرلطف موسیقی سے محظوظ ہوتی رہتی ہوں۔ کئی دفعہ میرے دل میں یہ شدید خواہش پیدا ہوتی ہے کہ میں بھی قدرت کے حسن و رعنائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں۔ میں یہ اندازہ کرنے میں ناکام رہتی ہوں کہ اپنی نابینائی کے باوجود میں زندگی سے اتنی خوشی حاصل کرتی ہوں اگر مجھے بینائی بھی حاصل ہو جائے تو اور کتنی زیادہ خوشی حاصل کر سکوں گی۔ کبھی کبھی تو میں یہ بھی سوچتی ہوں کہ اگر مجھے کچھ دنوں کے لئے دیکھنے کی صلاحیت حاصل ہو جائے تو میں اس عرصہ میں کیا کیا دیکھوں۔

میرا خیال ہے سب سے پہلے تو میں ان پیاری ہستیوں کو دیکھنے اور ملنے کا اشتیاق پورا کروں گی۔ جن کی رفاقت اور تعاون نے میری زندگی کو خوشیوں سے معمور کر رکھا ہے میں نہیں جانتی کہ روح کی کھڑکی۔ آنکھ ـــ کے ذریعہ کسی کے اندر جھانکنا کیسا ہوتا ہے میں اپنی انگلیوں سے چہرہ کی بیرونی سطح محسوس کرنے کے علاوہ کسی قدر خوشی۔ غمی وغیرہ کا علم بھی حاصل کر لیتی ہوں مگر یہ ساری معلومات انگلیوں کے لمس سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔

آنکھوں سے دیکھنے والوں کے لئے یہ امر کتنا تسلی بخش اور باعث اطمینان ہے۔ آپ کسی دوسرے انسان کی خوبیوں اور صلاحیتوں کو اس کی معمولی سی آنکھ کی جنبش دیکھ کر ہی معلوم کر سکتے ہیں مگر کیا آپ کو کبھی یہ بھی خیال آیا کہ آپ اپنے دوست کے اندر جھانک کر بھی دیکھیں۔ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ اکثر لوگ پاس سے گزرتے ہوئے چہرے کی بیرونی ساخت پر ہی نظر ڈالتے ہیں اور اس طرح دیکھنے کے باوجود بھی بغیر دیکھے ہی گزر جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر کیا آپ اپنے پانچ قریبی دوستوں کا حلیہ پوری طرح بیان کر سکتے ہیں؟ میں نے کئی خاوندوں سے ان کی بیویوں کی آنکھوں کے رنگ کے متعلق سوال کیا ہے اور حیرانی کی بات ہے کہ بسا اوقات اس سادہ اور ابتدائی سوال کا تسلی بخش اور مکمل جواب نہیں ملتا۔

اپنے قریبی کرمفرماؤں کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد میں خواہش کروں گی کہ اپنے سب دوستوں کو بلا کر ان کے چہرے خوب جی بھر کر دیکھوں تا میں ان چہروں کے پیچھے چھپی ہوئی خوبصورتی کو اپنے دل پر منقش کر سکوں۔ میں ایک معصوم بچے کے چہرے کو دیر تک غور سے دیکھوں گی تا قدرت کے فطری حسن کو جو ابھی زندگی کی کشمکش اور اتار چڑھاؤ سے دھندلا نہیں ہوا اچھی طرح دیکھ سکوں۔ میں ان کتابوں کو بھی دیکھنا پسند کروں گی جو مجھے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جو انسان کی باطنی گہرائیوں اور تنہائیوں کو منکشف کرتی ہیں۔ اور تو اور میں اپنے کتے کی وفادار قابل اعتماد آنکھوں کو دیکھنا بھی ضرور پسند کروں گی۔

شام کو ڈوبتے ہوئے سورج کا نظارہ کرنے کے لئے میں کسی جنگل میں گھوم پھر کر اپنی آنکھوں اور بینائی کو اس قدرتی حسن کے سحر سے مسحور کروں گی۔ میرا خیال ہے کہ ایسا دن گزارنے کے بعد میں خوشی کے مارے اور خیالات کے ہجوم کی وجہ سے رات بھر سو نہ سکوں گی۔ اگلی صبح صبح میں جلد جلد تیار ہو کر قدرت کے اس سحر انگیز معجزہ ـــ رات کی تاریکی کا دن کی روشنی میں بدل جانا ـــ کو اپنی آنکھوں کے رستہ اپنی روح میں اتارنے کی کوشش کروں گی۔ میں کوئی وقت ضائع کئے بغیر ماضی و حال کی جھلکیاں دیکھنے کے لئے کسی عجائب گھر میں چلی جاؤں گی مس ہیلن کیلر کا خیال ہے کہ اگر ہر انسان اپنی بلوغت کے وقت تھوڑے سے وقت کے لئے نابینائی کے تاریک گڑھے اور سناٹے میں اتر جائے تو اسے اس نعمت کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو سکے گا جس کے بعد اسے ہر چیز پہلے سے بہت زیادہ حسین اور پیاری لگنے لگے گی اور اسے یوں لگے گا کہ اس کی آنکھیں ہر چیز سے محبت کرتی ہیں اور ہر چیز کو دیکھتے ہی اسے چھونے اور چومنے لگ گئی ہیں اس طرح ان کے لئے ایک نئی دنیا پیدا ہو جائیگی جس میں ادراک۔ معرفت اور علم کے سمندر موجزن ہوں گے۔

مس ہیلن کیلر اپنے تجربات کی روشنی میں اپنے بینا ساتھیوں کو یہ بصیرت افروز" مشورہ دیتی ہیں کہ اپنی قوت بینائی یا آنکھوں کو اس طرح استعمال کریں کہ گویا ان کے پاس یہ نعمت صرف آج ایک دن کے لئے ہی ہے (یہی بات دوسری حسوں یا نعمتوں کے متعلق بھی کہی جا سکتی ہے)

وقارالنساء ڈار

بچوں کی نفسیات

بچے قدرت کی ایک نعمت ہیں۔ بچوں کی صحیح تربیت والدین کا فرض ہے کیونکہ ملک و قوم کی ترقی اب ہماری اس نئی نسل کے ہاتھ میں ہے لیکن مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے پڑھے لکھے والدین بھی اپنے اس فرض کو زیادہ احسن طریقے سے نہیں نبھا رہے۔

اکثر والدین یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بچے کو کسی چیز کی کمی نہیں ہونی چاہیئے اس لئے وہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر بچے کے لئے کپڑے اور کھلونے مہیا کرتے ہیں ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہمارا بچہ دوسروں میں نمایاں اور ممتاز نظر آئے اور اسے کسی بھی قسم کا احساس محرومی نہ ہو لیکن ان تمام چیزوں سے زیادہ بچہ آپ کی توجہ چاہتا ہے۔ اکثر ماں اور باپ دونوں ملازمت میں ہوتے ہیں اور سارا سارا دن مصروف ہوتے ہیں اور بچے نوکروں کے پاس چھوڑ جاتے ہیں۔ اس سے بچہ اپنے والدین کو اجنبی خیال کرنے لگتا ہے اور ان سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ ایک خطرناک عمل ہے ایسے بچے بڑے ہو کر کبھی بھی مکمل انسان نہیں بن سکتے۔ اور ان میں ہمیشہ کے لئے ایک کمی رہ جاتی ہے۔ والدین کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ جہاں وہ سارا دن پیسہ کمانے کی فکر میں رہتے ہیں یا سماجی بھلائی کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں وہاں انہیں اپنے بچوں کی بھی فکر کرنی چاہیئے اور زیادہ نہیں تو شام کو تھوڑا سا وقت بچوں کے ساتھ بھی گزارنا چاہیئے اگر آپ انہیں کہیں سیر کرانے کے لئے لے جا سکتے ہیں تو اور بھی اچھی بات ہے اس طرح بچوں کو اپنے والدین کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے اور وہ اپنے والدین کے قریب ہو جاتے ہیں۔ زیادہ نہیں تو شام کو کچھ وقت گھر پر ہی بچوں کے ساتھ گزار لیجئے۔ ان سے ان کی سارے دن کی مصروفیات کے بارے میں پوچھیئے۔ ان کے دوستوں کا حال احوال پوچھیئے۔ کچھ تعلیم اور کھیل پر بات کر لیجئے۔ اس طرح بچہ آپ کو اپنا ہمدرد سمجھنے لگتا ہے ایک بات کا خیال رکھیں کہ کسی بات پر بچے کو مجبور نہ کریں۔ مثلاً اگر وہ کوئی چیز کھانا پسند نہیں کر رہا تو اس وقت اس پر دباؤ نہ ڈالیں بعد میں جب وہ مان جائے تو پھر اسے دے دیجئے۔ بچے کے لئے کپڑے خریدتے وقت اس کی پسند کا خیال رکھیں جس رنگ کو وہ پسند کرتا ہے وہی اسے لے کر دیجئے۔ بچے کو بہت زیادہ قیمتی کپڑے پہنانا اور بے جا لاڈ پیار ٹھیک نہیں ہے۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ بچہ اپنے آپ کو اپنے ہم عمروں سے افضل نہ سمجھنے لگ جائے۔ اور ایک اہم بات یہ ہے کہ بعض اوقات والدین اپنے بچوں پر اعتماد نہیں کرتے۔ بچے خواہ سمجھدار ہی کیوں نہ ہو جائیں والدین انہیں کوئی کام سونپتے ہوئے گھبراتے ہیں۔ اس طرح بچے میں خود اعتمادی پیدا نہیں ہوتی۔ آپ اگر اپنے بچے کو خود اعتماد بنانا چاہتے ہیں تو بچپن ہی سے انہیں چھوٹے موٹے کام سپرد کر دیجئے اور پھر ان کاموں کے بارے میں بچوں سے پوچھ گچھ کیجئے۔ مثلاً اگر سات آٹھ سال کا بچہ کوئی پنسل، کاپی یا کھلونا خریدنا چاہتا ہے تو اسے پیسے دے دیجئے اور بعد میں اس سے پوچھیئے کہ تم نے کہاں سے خریدا؟ کتنے پیسوں میں خریدا؟ باقی پیسے کہاں رکھے؟ وغیرہ۔ اس سے بچوں میں خود اعتمادی بڑھتی ہے اور اپنی چیزوں کو سنبھال لینے کی عادت پڑتی ہے۔ بعض دفعہ آپ اپنے بچے سے کسی چھوٹی سی بات پر مشورہ بھی کر سکتے ہیں مثلاً یہ کہ مجھے کون سا سوٹ خریدنا چاہیئے۔ آج کیا پکانا چاہیئے وغیرہ اس سے بچے کو کچھ اپنی اہمیت کا احساس ہوتا ہے

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ والدین آپس

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ایس اے اختر

ماحولیاتی آلودگی اور اس سے بچاؤ

ماحولیاتی آلودگی دنیا کا سب سے اہم اور بڑا مسئلہ بن چکا ہے۔ اور یہ مسئلہ دن بدن خطرناک صورت حال اختیار کرتا جا رہا ہے۔ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک جن میں پاکستان اور ہندوستان سر فہرست ہیں۔ ان کے بڑے بڑے شہر۔ کراچی۔ لاہور۔ بمبئی۔ کلکتہ وغیرہ ایشیا کے گندے ترین شہر بن چکے ہیں ماحول کی آلودگی کے اثرات ان شہروں کے نزدیک زیادہ تر صنعتی علاقے قائم ہونے کی وجہ سے ہیں۔ جس کا جہاں جی چاہتا ہے شہر کے نزدیک صنعت قائم کر لیتا ہے۔

جہاں تک ماحول کی آلودگی کا تعلق ہے اس سے مراد ہر وہ چیز جو سطح زمین پر ہے یا گیسوں کی صورت میں فضا میں ہے اگر وہ انسانی حیوانی زندگی نباتات اور پانی کی مخلوق کے لئے مضر صحت ہے اس کا شمار ماحول کی آلودگی میں ہوگا۔ اب تو ماہرین ماحولیات جمادات یعنی عمارات کی خوبصورتی کو متاثر کرنے والے عناصر کو بھی اس میں شامل کرتے ہیں جیسا کہ ہندوستان میں متھرا کے مقام پر تیل صاف کرنے والے کارخانوں کا دھواں تاج محل کے سفید شفاف سنگ مرمر کو پیلا کر رہا ہے صرف لاہور جس کی آبادی اس وقت تقریباً ۵۰ لاکھ کے قریب ہے۔ اس پر سالانہ ۳۰ ہزار ٹن گرد و غبار فضا سے گرتا ہے اور شہریوں کے منہ اور ناک کے راستے پھیپھڑوں تک پہنچتا ہے۔ جس میں مختلف بیماریوں کے وائرس ہوتے ہیں اور ان میں سب سے خطرناک تشنج کا وائرس ہوتا ہے جو کہ گھوڑے کی لید میں ہوتا ہے۔ اس گرد و غبار کی وجہ سے شہری سانس کی بیماریوں میں کثرت سے مبتلا ہیں۔ آنکھوں میں ککرے پڑ رہے ہیں۔ بے ترتیب صنعتی کارخانے۔ گندے پانی کی ناکافی نکاسی۔ پچھلے دس سالوں میں گاڑیوں میں سو فیصد اضافہ اور ۴۰ فیصد گاڑیوں سے کالا۔ کثیف۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ اور کاربن مونو آکسائیڈ سے بھرپور دھواں جگہ جگہ۔ ٹریفک کے بہاؤ کا رکا رہنا روزانہ صرف شہر لاہور میں ۵۰۰ ٹن کوڑا کرکٹ کا اکٹھا ہونا اور اس میں سے ہائیڈروجن سلفائیڈ اور نائٹروجن جیسی گیسوں کا پیدا ہونا۔ روز بروز شہروں میں سے بے تحاشا درختوں کا کاٹتے جانا اور درختوں کی پیدائش میں اسی رفتار سے اضافہ نہ کرنا۔ یہ سب عوامل روز بروز ہمارے ماحول کی آلودگی میں اضافہ کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آسمان پر مختلف چیزوں کے بچاؤ کے لئے "اوزون لیئر" بنائی ہے اس کی تہہ روز بروز ماحول کی آلودگی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی زیادتی کی وجہ سے کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور بعض جگہ تو اس "اوزون لیئر" میں شگاف پڑ چکے ہیں اور اگر اس صورت حال کو کنٹرول نہ کیا گیا۔ تو سورج کی شعاعیں جب براہ راست ہم تک پہنچیں گی تو جلد کے کینسر کے مریضوں میں بے حد اضافہ ہو جائے گا۔ ائیر کنڈیشنز۔ فرج سے خارج ہونے والی "فری اون گیس" اس اوزون تہہ کو بہت متاثر کر رہی ہے اور ہو سکتا ہے۔ اگر یہی حالات رہے تو یہ نیلا آسمان کالا ہو جائے کیلیفورنیا میں یہ واقعہ دہرایا جا چکا ہے۔

اس وقت شہروں میں ماحول کو آلودہ کرنے والے عناصر کا تناسب کچھ یوں ہے۔ ٹرانسپورٹ ۳۰ فی صد، انڈسٹری ۲۰ فیصد گرد و غبار ۱۵ فیصد گھروں سے باہر پھینکا جانے والا کوڑا کرکٹ ۱۵ فیصد۔ شور ۱۵ فیصد۔ ناجائز تجاوزات۔ ٹائر جلانے کا عمل اور گوالے وغیرہ ۵ فیصد۔ ماحول کی آلودگی میں شور کا عنصر ماضی قریب کی آفت ہے۔ اس کی وجہ سے مختلف بیماریاں جیسے بلڈ پریشر۔ دل کی بیماریاں۔ سر درد بے خوابی اور بہرہ پن لاحق ہو سکتے ہیں۔ گاڑیوں کے پریشر ہارن۔ دوکانوں پر پرشور آوازیں گانوں کے کیسٹ پلیئرز شادی بیاہ کے موقعوں پر ڈھول ڈھمکا۔ آتشبازی مساجد میں لاؤڈ سپیکرز کا ناجائز استعمال بھی انسانی سکون میں بے حد خلل ڈالتے ہیں۔

آئیے دیکھیں وہ کون سے طریقے ہیں۔ جس سے ہمارے اس کرہ ارض اور خاص طور پر پاکستان میں ماحول میں آلودگی کم سے کم ہو سکتی ہے اور یہ کرہ ارض ہم اپنے ہاتھوں سے تباہ کرنے سے باز رکھ سکتے ہیں۔

۱۔ بڑے شہروں کا ماسٹر پلان بنایا جائے صنعتی زون شہر سے کافی فاصلہ پر ہو۔ اور یہ اس طرح بنایا جائے کہ ہوا کے رخ کے مطابق ہو اور اس کا دھواں شہر کے اوپر سے نہ گذرے اور کارخانوں کا شور شہر تک نہ پہنچے۔

۲۔ ملک کا ہر فرد ہر سال ایک درخت ضرور لگائے اور اس کی حفاظت بھی کرے۔ خاص طور پر جب کسی خاندان میں نیا بچہ پیدا ہو تو اس کے نام پر ایک درخت ضرور لگایا جائے۔ بلا ضرورت درختوں کے کاٹنے والوں کا سختی سے محاسبہ کیا جائے اور درخت کاٹنے والوں کے لئے سخت قانون بنا کر سزا دی جائے۔

۳۔ شہروں میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں بند کر دی جائیں۔ ہر سال تمام گاڑیوں کی چیکنگ کی جائے۔ ایک سٹینڈرڈ بنا کر انہیں فٹنس کا سرٹیفکیٹ دیا جائے۔

۴۔ شہر کی سڑکوں کے ساتھ ساتھ خالی جگہ کو پختہ کیا جائے۔ کیونکہ جب گاڑی کا پہیہ کچی جگہ پر اترتا ہے تو وہ گرد و غبار سے ماحول کو آلودہ کر دیتا ہے۔

۵۔ صنعتی کارخانوں کی چمنیاں سائنسی بنیادوں پر بنائی جائیں۔ تاکہ دھواں آبادی کو متاثر نہ کر سکے

۶۔ صنعتی پانی کی نکاسی کے لئے الگ سورج لائنیں بچھائی جائیں جن میں تیزابی پانی کے خلاف مزاحمت کی طاقت ہو۔ عام قسم کی لائنیں تیزاب سے گل سڑ جاتی ہیں

۷۔ لاؤڈ سپیکروں کا بے جا استعمال بند کیا جائے۔

۸۔ پریشر ہارن اور اونچی آواز میں میوزک بجانے پر مکمل پابندی لگائی جائے۔

۹۔ سائیلنسر کے بغیر چلنے والی گاڑیاں پکڑی جائیں۔

۱۰۔ عام جگہوں پر سگریٹ پینے پر مکمل پابندی لگائی جائے اور اس پر سختی سے عمل درآمد کروایا جائے۔

۱۱۔ ایسے انتظامات کئے جائیں کہ گوالے شہر سے باہر منتقل ہو جائیں۔

۱۲۔ گھروں سے اکٹھا ہونے والا کوڑا کرکٹ جمع کرنے کے لئے مناسب جگہوں پر فلتھ ڈپو بنائے جائیں اور گندگی کو شہر سے باہر پھینکنے کے لئے بند گاڑیوں کا انتظام کیا جائے۔

۱۳۔ اکثر اوقات سیورج لائینوں کے بند ہونے سے گندا پانی سڑکوں پر ابلنے لگتا ہے اور ماحول کو آلودہ کرتا ہے۔ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ سیورج لائینوں کو صاف رکھا جائے۔

۱۴۔ عمارت میں مصنوعی لکڑی کا استعمال زیادہ سے زیادہ کیا جائے تاکہ درختوں کو زیادہ کاٹنے سے بچایا جا سکے۔

۱۵۔ آخر میں ایک بات بہت ضروری آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ماحول کی آلودگی میں ملک کی تعلیمی حالت کا بہت بڑا دخل ہے۔ تعلیم سے شعور پیدا ہوتا ہے اگر ہم نے اپنے ملک کو ماحول کی آلودگی سے بچانا ہے تو اپنی شرح خواندگی کو دوسرے ترقی یافتہ ممالک کی شرح تک لانا پڑیگا۔ اور یہ کام جتنی جلدی ہم کر لیں اتنا ہی بہتر ہے ماحول کی آلودگی سے ہمارا گھریلو بجٹ بہت متاثر ہوا ہے۔ ہمارے بچوں کو نت نئی بیماریاں گھیر رہی ہیں۔ اور وہ رقم جو ان کی غذا، تعلیم اور لباس پر خرچ ہونا چاہیئے تھی۔ اب ان کے علاج معالجہ پر خرچ ہو رہی ہے۔

آئیے ہم سب مل کر اور انفرادی طور پر بھی اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف ستھرا اور پاک صاف رکھنے کی بھرپور کوشش کریں۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

طاقت موجود ہو جس سے انہیں کچلا جا سکے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک حد تک اب تک جو کارروائی کی گئی ہے اسکے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ خاصی کامیابی کے ساتھ دہشت گردوں کو کچل دیا گیا ہے۔ لیکن حسنی مبارک کے نمائندے نے اس کا بھی اظہار کیا ہے کہ ان کے ساتھی کسی وقت بھی سر اٹھا سکتے ہیں۔ اور یہ بات مصر کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصر دیگر عرب ریاستوں کی طرح نہیں ہے۔ یہ کسی صورت میں بھی انتہا پسندی کو برداشت نہیں کرے گا۔ ہمارا عزم یہ ہے کہ ہم ایسی کارروائیوں کو ختم کرنے کے لئے دہشت گردوں کو کچل دیں گے۔ ہمیں دہشت گردی کا خاتمہ کرنا ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں نہایت سرعت کے ساتھ آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مصر کو پہلی دفعہ ایسے مواقع پیش آئے ہیں جہاں اسلامی انتہا پسندوں کے ساتھ کھل کر اور ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے دہشت پسندوں کے بہت سے افراد جن کی تعداد ۶۰۰ بتائی جاتی ہے۔ اور جن میں جماعت الاسلامیہ (اسلامی گروپ) کے سرکردہ افراد بھی شامل ہیں حراست میں لے لئے گئے ہیں۔ یہ زیادہ تر امبابا کے علاقے سے پکڑے گئے ہیں۔ اسکے نتیجہ میں اسلامی گروپ نے بیرونی ممالک کے باشندوں سے کہا ہے کہ ان کے خلاف لڑائی کو تیز کر دیا جائے گا۔ دراصل یہ لوگ زیادہ تر سیاحوں پر حملے کرتے ہیں اور ان کے آزادانہ ادھر ادھر گھومنے پھرنے اور ان کے لباس پر انہیں خاصا اعتراض ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اب تک انہوں نے اس سال میں ۷۲ افراد کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔

سنا گیا ہے کہ پاکستان کو امریکہ دہشت گرد ممالک کی فہرست میں شامل کرنا چاہتا ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ بھارتی پراپیگنڈہ ہے۔ خدا کرے یہ پراپیگنڈہ ہی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۳۳ میں عبدالحلیم ولد محمد یوسف قوم پیشہ ملکینک عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنگھا پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۷-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۶۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عبدالحلیم سنگھا پور گواہ شد نمبر ۱۔ احمد ہدایت اللہ سنگھا پور گواہ شد نمبر ۲۔ محمد صادق برادر موصی

مسل نمبر ۲۸۷۳۴ میں جواد احمد ملک ولد مسعود احمد ملک صاحب قوم پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-۶۰-۱۸ امریکہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۷-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۲۱۰ ڈالرز ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد جواد احمد ملک A-۶۰-۱۸ امریکہ گواہ شد نمبر ۱ مسعود احمد ملک والد موصی۔ گواہ شد نمبر ۲ ملک مبارک احمد ولد عبدالمجید امریکہ

مسل نمبر ۲۸۷۳۵ میں سیدہ عائشہ نصرت جہاں بنت سید محمود احمد ناصر قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۱۸½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بیت مبارک دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۹-۱۹۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ سیدہ عائشہ نصرت جہاں بنت سید محمود احمد ناصر حلقہ بیت المبارک ربوہ گواہ شد نمبر ۱ سید محمود احمد ناصر والد موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ ڈاکٹر سید نصرت اللہ پاشا فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

الفضل کیلئے اشتہارات کے نئے نرخ

ادارہ الفضل کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو سامنے رکھتے ہوئے اشتہارات کے نرخ پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ یکم دسمبر ۱۹۹۲ء سے نئے ریٹس مندرجہ ذیل ہوں گے۔

بیرون: آخری صفحہ -/۵۰۰۰ روپے آخری نصف صفحہ -/۲۵۰۰ روپے
اندرون: فی صفحہ -/۴۰۰۰ روپے نصف صفحہ -/۲۰۰۰ روپے
بیرونی صفحہ -/۱۰۰ روپے فی کالم فی انچ - اندرونی صفحہ -/۷۵ روپے۔ شادی و ولادت (کم از کم) -/۱۰۰ روپے

(مینجر الفضل)

ٹریفک کے نشانات

اوورٹیکنگ پر پابندی ختم۔ لائن کنٹرول کا نشان ۔ لازماً چوک کے گرداگرد سے ہوکر گذریں

دائیں مڑیں سیدھے یا دائیں جائیں ۔ بائیں مڑیں

بچوں کی تربیت اور چندہ تحریک جدید

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) نے اپنے خطبہ بابت تحریک جدید فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۸۲ء میں فرمایا:۔

"بچوں کی تربیت کا ایک سنہرا اصول یہ ہے کہ بچپن سے ہی بچوں کو چندہ دینے کی عادت ڈالو"

وعدہ جات حاصل کرتے وقت بچوں کو بھی حسب ارشاد حضور اس کار خیر میں شامل کیا جائے کہ یہ طریق ان کی تربیت کا ایک سنہرا اصول ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تبدیلی سائیکل

○ مورخہ ۲۰ دسمبر ۹۲ء بوقت تقریباً ساڑھے چھ بجے شام ایک دوکان پر میرا سائیکل تبدیل ہو گیا ہے۔ جو دوست غلطی سے لے گئے ہوں وہ براہ مہربانی "ولی بھائی" کی دوکان سے رابطہ کریں۔ شکریہ "منجانب" چوہدری محمد صدیق سدھو ایڈووکیٹ ربوہ۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

میں بات کرتے کرتے سخت الفاظ کا استعمال بھی کرنے لگتے ہیں اور لہجہ بھی کچھ ٹھیک نہیں رہتا۔ اور اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ بچہ بھی پاس بیٹھا ہے اور محسوس کر رہا ہے۔ اس سے بچے کا لہجہ بھی ناشائستہ ہو جاتا ہے اور اسے لڑنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ بعض دفعہ ماں غصے میں بیٹھی ہوتی ہے اور بچہ کوئی بات کرے تو ڈانٹ دیتی ہے۔ یا اگر بچہ اپنے دوستوں کی وجہ سے یا کوئی کھلونا ٹوٹ جانے کی وجہ سے پریشان بیٹھا ہے تو ماں اس کے تاثرات دیکھے بغیر اسے ڈانٹ دیتی ہے۔ اس سے بچہ ذہنی کھچاؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیئے۔ بچوں کے ذہن بہت حساس ہوتے ہیں وہ آپ کے رد عمل کو یاد رکھتے ہیں اور آپ سے متنفر بھی ہو سکتے ہیں۔ اکثر اوقات ماں بچے سے بات کرتے ہوئے گالیاں دینے لگ جاتی ہے۔ اس طرح بچہ بھی گالیاں سیکھ جاتا ہے جب بچہ بڑوں کے ساتھ اس لہجہ میں بات کرتا ہے تو بہت برا لگتا ہے۔ اس لئے بچوں سے ہمیشہ اچھے لہجہ میں اور اچھے الفاظ میں بات کریں۔ یاد رکھیئے بچے ہی آپ کا مستقبل ہیں اس لئے اپنے بچوں میں اچھی صفات پیدا کرنے کی کوشش کریں جب بچے بہت چھوٹے ہوں تو ان کے دوست خود منتخب کیجئے مثلاً دو یا تین سال کا بچہ اپنے اچھے برے میں تمیز نہیں کر سکتا۔

بچوں کو پابندی "عبادت" کی عادت ڈالیئے اور اس کے لئے آپ خود اپنا نمونہ بچوں کے سامنے پیش کریں کیونکہ بچے ہمیشہ آپ کی نقل کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۶۔ دسمبر۔ دھوپ نکلی ہوئی ہے اور موسم خوشگوار ہے۔

○ ایران کے تجارتی اتاشی منصور چاووشی CHAVOOSHI نے گزشتہ روز سیالکوٹ میں کہا کہ اس وقت ایران میں بیرونی ممالک کی طرف سے سرمایہ کاری کی فضا بہت سازگار ہے آپ نے پاکستانیوں کو اس بات کی دعوت دی کہ ایران میں سرمایہ کاری کریں۔

○ بتایا گیا ہے کہ صومالیہ میں جو فرانسیسی اور امریکی دستے خورد و نوش کے سامان کی رسل و رسائل میں حفاظت کے لئے گئے ہیں انہیں بنیاد پرست لوگ کافر کہہ کر ان پر حملے کر رہے ہیں۔ یہ لوگ نہیں چاہتے کہ اس قسم کے لوگ ان کے ملک میں داخل ہوں حالانکہ وہ فوجی دستے خورد و نوش کے سامان کو بہتر طریق پر ان تک پہنچانے کے لئے متعین کئے گئے ہیں۔

○ فرانسیسی سینٹ نے ووٹوں کی اکثریت سے یہ قرارداد منظور کی ہے کہ ملک کی ہائیکورٹ ایک سابق سوشلسٹ وزیر اعظم کو عدالت میں بلائے اور ان کے ساتھ ان کے دو وزراء بھی بلائے جائیں۔ ان لوگوں پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے ایچ آئی وی سے ملوث خون کی اشیاء تقسیم کیں اس ووٹنگ میں ۲۸۶ ووٹر ایک طرف اور ایک دوسری طرف تھا۔ بیس سالوں میں یہ پہلی دفعہ ہے کہ اس قسم کا ووٹ لیا گیا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ حکومت نے ہدایات جاری کر دی ہیں کہ شناختی کارڈ پرانے طریقہ کار کے مطابق جاری ہوں گے۔ اس سلسلے میں وزارت داخلہ نے اعلیٰ سطح کا اجلاس جس میں اقلیتی عوام کے خدشات کا جائزہ لیا گیا۔ مذہب کے خانے کے مسئلہ پر شناختی کارڈ کا اجراء کا آرڈر دیا تھا۔

○ خصوصی کمیٹی نے صدارتی آرڈیننس کو واپس لینے کی سفارش کر دی ہے کہا جاتا ہے کہ حتمی اعلان وزیر اعظم کی منظوری کے بعد جلد متوقع ہے۔ آرڈیننس خصوصی عدالتوں کے قانون کے مطابق ہے مگر اسے سیاسی رنگ دے دیا گیا ہے اس لئے واپس لیا جائے گا۔

○ سینٹ نے بابری مسجد پر بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ امت مسلمہ بھارت کو مسجد کی از سر نو تعمیر پر مجبور کرنے کے لئے سیاسی اقتصادی اور سفارتی دباؤ ڈالے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ قومی مفاد کی خاطر ہم نے مذاکرات سے صاف انکار نہیں کیا۔ آئی جے آئی کی کشتی بھنور میں پھنسی ہے تو اب ہمارے ذریعے ساحل پر پہنچنا چاہتے ہیں۔ ہماری نامزد کردہ کمیٹی کا اتفاق ہوا تو مذاکرات کریں گے۔ یہ بات محترمہ موصوفہ نے ایم بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔

○ بتایا گیا ہے کہ بنگلہ دیش سے آنے والے تین ہزار بہاریوں کو پنجاب میں آباد کیا جائے گا۔ پہلا قافلہ چند ماہ تک پاکستان آئے گا۔ قومی اسمبلی نے یہ بھی بتایا ہے کہ ریڈیو ٹی وی فیسوں کی وصولی گشتی مجسٹریٹ کریں گے۔

○ پاکستان نے پریسلر ترمیم کی امریکی تشریح کو چیلنج کر دیا چنانچہ امریکی وفد جنوری میں پاکستان آئے گا۔ پٹے پر دیئے گئے بحری جنگی جہازوں کا مقابلہ جائز نہیں۔ امریکہ نے موقف نہ مانا تو روس اور برطانیہ سے جہاز حاصل کریں گے۔ یہ بات ایڈمرل سعید محمد خان چیف آف نیول سٹاف نے کہی ہے۔

○ بھارتی شہر احمد آباد میں ایک بار پھر مسلم کش فسادات شروع ہو گئے ہیں۔ وہاں حالات حکومت کے قابو میں نہیں رہے۔

○ جنرل دوستم کو حکومت میں شامل کرانے کے لئے سعودی سفیر کی گلبدین حکمت یار سے ملاقات۔ حکمت یار کو اس بات کا گلہ ہے کہ سعودی عرب افغانستان میں وہ کردار ادا نہیں کر رہا جس کی افغان قوم توقع رکھتی ہے۔

○ جمیعت علمائے اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل اور اسلامی جمہوری محاذ کے رہنما مولانا فضل الرحمن نے کہا ہے کہ صدر کے خطاب سے اسمبلیاں توڑنے کا کوئی اشارہ نہیں ملا۔ صدر نے جن خرابیوں کی نشاندہی کی ۱۹۸۸ء کی اسمبلی بھی انہی کے باعث توڑی گئی تھی۔

شہرۂ آفاق ——— قدیمی ——— علاج اور مشورہ کیلئے

حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

خود ملیں یا جوابی خط لکھیں — پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ

بے روزگار خدام کے لئے سنہری موقعہ

۱۔ ہماری فیکٹری میں گیس ویلڈنگ، الیکٹرک ویلڈنگ، خراد کا کام اور ربڑ کا کام سکھایا جاتا ہے۔ دوران ٹریننگ -/۸۰۰ روپے ماہانہ وظیفہ دیا جائے گا۔ رہائش کا بھی انتظام ہوگا۔ دیہاتی خدام کو ترجیح دی جائیگی۔
۲۔ دفتر اور گھر کے لئے دو مددگار کارکنوں کی ضرورت ہے۔

میاں بھائی

پتہ برائے رابطہ: فیکٹری کمانی پٹہ گلی برف خانہ رانا اقبال نزد الفرخ مارکیٹ۔ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ۔ شاہدرہ۔ لاہور
فون ۷۱۱۷۷۹ ——— ۷۱۰۹۳۶

ہاضمہ اور پیٹ کا فوری علاج

DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین

مستقل شفاء کے لئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہوگی۔

پیٹ درد کیور COLIC CURE — گیس کیور FLATULENCE CURE
قبض کیور CONSTIPATION CURE — بواسیر کیور PILES CURE

لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱-۶۰۶

پتہ

قدیمی ——— شہرۂ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷

برانچیں

- کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
- لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
- ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
- منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
- رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
- ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر: ۵۵۸